جملہ حقوق محفوظ ہیں

اشاعت نمبر (۱۹)

اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ

(ترجمہ)

کیا مسلمانوں کے لئے ابھی تک اس کا وقت نہیں آیا کہ اللہ کے ذکر اور اس کے کلمۂ حق کے لئے اُن کے اندر درد اور شکستگی پیدا ہو، اور وہ اپنے پروردگار کے آگے جھک جائیں ... (قرآن حکیم)

افسانۂ ہجر و وصال

جو

مسلمانوں کی غفلت شعاری پر ایک آہنی ضرب، خوابِ غفلت کے خفتگان کے لئے برق و صاعقہ، مُردہ دلوں کے لئے حیاتِ تازہ، پُر آشوب زمانہ کے متوالوں کی دل بستگیوں کی عقدہ کشائی اور محزون و غافل دلوں کے لئے حقیقی بیداری کا ساز و سامان اور گم گشتگان ... کے لئے اصلی راہِ نجات دلا کر از سرِ نو کارسازِ حقیقی کی عبودیت کے لئے ... باطل پرستی سے بچا کر حق پرستی اور عملِ صالح پر آمادہ کرتا ہے

اثر خامۂ گوہر ریز

امام الہند حضرت مولانا ابو الکلام آزاد مدظلہ

سنہ ۱۳۵ ... ھ

سنہ ۱۹۳۵ء

پبلشر:

الہلال بُک ایجنسی

آفندی منزل، فاروق گنج روڈ، بیرون شیر انوالہ دروازہ لاہور

ہر قسم کی کتب قرآن شریف و ... مطبوعات ... ملنے کا پتہ

مطبوعہ ... اسٹیم ...

طبع اول - ایکہزار

قیمت فی جلد ۴ر

... FOR CULTURE ... No 767

بسم اللہ الرحمن الرحیم
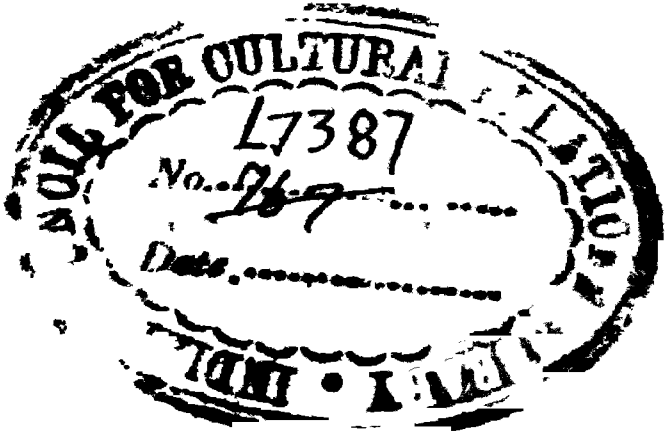
دیباچہ

از ناشر

الہلال بُک ایجنسی جن مقاصدِ مہمہ کو لے کر معرضِ وجود میں آئی تھی، اُن میں سب سے اولین کوشش یہی تھی کہ حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کی بعض اُن تحریرات کو جو الہلال و البلاغ میں شائع ہوئیں، اور جو براہِ راست ہر خاص و عام کے مطالعہ میں نہیں آسکتیں، اُنہیں مناسب ترتیب اور ضروری اہتمام کے ساتھ شائع کیا جائے، تاکہ اُن سے نفع عام ہو، اور حضرت مولانا کے نیازمندوں کا حلقہ وسیع تر ہو جائے۔ اس سلسلہ میں صرف چار ہی رسالے شائع ہوئے تھے کہ ہماری توجہ ایک اہم ترین کام کی طرف مبذول ہو گئی اور شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ اور علامہ ابن قیمؒ وغیرہم کی اُن اعلیٰ، نادر اور بلند پایہ عربی تصانیف کے اُردو تراجم کا سلسلہ شروع کر دیا، جن کا مطالعہ اصلاحِ عقایدِ اسلام اور اخذ و فہم حقیقتِ اسلامیہ کے لئے نہایت ضروری و ناگزیر ہے۔ چنانچہ گزشتہ دس بارہ برس کی مدت میں اس سلسلہ کی قریباً ڈیڑھ درجن کتابیں شائقین کے ہاتھ پہنچ گئیں، اور متعدد کتابوں کے تراجم مکمل ہو چکے ہیں۔ بعض زیر طبع اور بہت سی زیر غور ہیں۔

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

ہمیں افسوس ہے کہ ہم حضرت مولانا کی تحریرات کی ترویج و اشاعت میں

مطبوعات الہلال بک ایجنسی

بسلسلۂ تراجم

(۱) **اسوۂ حسنہ**۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کی کامل و مکمل سوانح ہے۔ اس کتاب میں حضور کی بعثت اور آغاز وحی سے لیکر تکمیل دین تک پورے زمانہ کا اسوہ و قدوۂ نبوی اس طرح امت کے سامنے کھول کر رکھ دیا ہے۔ کہ امت مسلمہ کا ہر ایک فرد اپنی زندگی کے مختلف شعبوں میں اس سے شمع ہدایت کا کام لیکر سلف صالح کی طرح ترقی و تمدن اور عظمت و شوکت کی معراج تک پہنچ سکے اور معلوم کر سکے کہ کن اصول کے ترک و ہجران کی وجہ سے آج مسلمان اس رفعت و بلندی سے اس پستی اور قعر ذلت میں جا گرے اور جہانگیری و جہانبانی کے بدلے اغیار کی محکومی و غلامی نصیب ہوئی۔ طبع ثانی مزید اضافہ و حواشی کے ساتھ چھپا ہے۔ ضخامت ۸۸۰ صفحات قیمت بلا جلد ۔ مجلد سنہری ۔

(۲) **اصحاب صفہ**۔ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فدائی مہاجرین جماعت "اصحاب صفہ" کے صحیح و مستند حالات کا مجموعہ ہے۔ جن کے خورد و نوش کا انتظام مطبخ نبوی سے ہوتا تھا اور جو کچھ نبی صلعم کے گھر میسر آتا انہیں بھیجدیا جاتا کیونکہ یہ اسلام کے مہمان تھے۔ اسی ضمن میں قطب، ابدال، نذر، منت، رقص، سرود وغیرہ اہم مباحث پر بالتفصیل روشنی ڈالی گئی ہے۔ طبع ثانی مزید حواشی سے طبع ہوا ہے۔ ہر مسئلہ علیحدہ علیحدہ فصول میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲ر

(۳) **العروۃ الوثقیٰ**۔ کتاب و سنت نبوی سے خالق و مخلوق۔ عبد و معبود، حاکم و محکوم کے درمیان واسطہ و وسیلہ کی ضرورت و حقیقت واضح کر کے فضیلت شفا، اسلوب دعا، توحید اور شرک وغیرہ کی تصریحات بیان کی گئی ہیں۔ قیمت ۶ر

(۴) **تفسیر سورہ کوثر** قیمت ۔ ۔ ۔ ۴ر (۵) **ولی اللہ** قیمت ۔ ۔ ۵ر

(۶) **فتویٰ شرک شکن**۔ قیمت ۲ر (۷) **خلاف الامتہ** قیمت ۵ر (۸) **الدین یسر** قیمت ۴ر

(۹) **ائمۂ اسلام**۔ بزرگان دین اور ائمہ اسلام کی اجتہادی غلطیوں کو قابل ثواب ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲

(۱۰) **کتاب الوسیلہ**۔ اسلام کے اصل الاصول توحید کی پرجوش دعوت ہے، شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے، بدعت و جمود کے گلے پر چھری ہے۔ حقائق قرآن اور معارف حدیث سے شفاعت حقہ اور وسیلہ کا صحیح مطلب واضح کیا گیا ہے۔ پیروں کی تعظیم، مردہ مخلوق سے استمداد، کرامات و خرق عادت واقعات کی حقیقت، روضۂ نبوی کی حیثیت اور اس کی زیارت کے آداب بتلائے ہیں، صحابہ، تابعین اور ائمہ اربعہ کے اقوال سے مشرکانہ اعمال کی بیخ کنی کی گئی ہے اور بتلایا ہے کہ آجکل کے نام نہاد مسلمان اسلام سے کسقدر دور جا پڑے ہیں؟ قیمت مجلد سنہری ۱ر

(۱۱) **نجد و حجاز**۔ سلطان ابن سعود اور شریف حسین کی گزشتہ جنگ کے واقعات اصلیہ۔ قیمت ۴ر

(۱۲) **تفسیر آیت کریمہ**۔ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا کی خاصیت اور رفع مصیبت کی فلاسفی بیان کر کے بتلایا ہے کہ افضل ترین دعا کونسی ہے؟ الوہیت، ربوبیت، تمام ادیان کا نچوڑ، توحید، ایمان، اسلام احسان کی حقیقت واضح کی گئی ہے۔ عصمت انبیاء، توبہ، مغفرت پر فاضلانہ بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲ر

(۱۳) **سیرت امام ابن تیمیہ**۔ شیخ الاسلام جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں اور صحابۂ کرام کا اصلی فوٹو ہیں۔ ان کے حالات زندگی کا بے نظیر مرقع ہے۔ یہ تمام واقعات معتبر تاریخی کتب سے ماخوذ ہیں۔ قیمت ۹

(۱۴) **تفسیر المعوذتین**۔ سورہ فلق اور سورۂ ناس، قرآن کریم کی آخری دو سورتوں کی مفصل تفسیر ہے اس میں بتلایا ہے۔ کہ انسان کس طرح دنیاوی شرور سے محفوظ رہ سکتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حادثہ کا اثر بھی انہی سورتوں کی برکت سے زائل ہوا تھا۔ قیمت

(۱۵) **اسلامی تصوف**۔ صوفیائے کرام کی اصطلاحات:۔ شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت الٰہی اور درجات عالیہ اور مقامات تصوف کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس موضوع پر بیحد مقبول عام کتاب ہے۔ قیمت ۸ر

علاوہ ازیں بہت سی کتابوں کے تراجم ہو چکے ہیں۔ اور بعض زیر غور ہیں۔ آپ ان کی مستقل خریداری کے رجسٹر میں اپنا نام درج کرالیں۔ تاکہ ہر کتاب چھپتے ہی برعایت مخصوص آپ کو پہنچ سکے۔ فارم مستقل و کیفیت علیحدہ طلب کریں۔ جو ایک آنہ کا ٹکٹ وصول ہونے پر بھیجا جا سکتا ہے۔

ناظم الہلال بک ایجنسی۔ فاروق گنج بیرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

افسانۂ ہجر و وصال

فصل ا

مولانا کی کیفیت قلبی

بیقراریٔ دل کی فصل و بہار

پھر چھیڑا حسن نے اپنا قصہ
بس آج کی شب بھی سو چکے ہم!

کیا دُنیا میں جس طرح بہار و خزاں کے موسم آتے ہیں، ربیع و خریف کی ہوائیں چلتیں اور جاڑے اور گرمیوں کا سورج بدلتا ہے، اُسی طرح دلوں کی شورشوں کا بھی کوئی موسم ہے؟ روحوں کی بیقراری کی بھی کوئی فصل ہے؟ دیوانگی اور سراسیمگی کا بھی کوئی وقت ہے جس کی ہوائیں چلتی ہیں اور جن کے بادل نمودار ہوتے ہیں؟

متواج سمندر کی مثل ساغرِ ضبط چھلکنا

میں نہیں جانتا کہ ایسا ہو، مگر میں پاتا ہوں کہ میرے دل کی دیوانگی ٹھہر ٹھہر کے

فصل ۲

غفلت شعاری

انسانی نیند

دُنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کی نیند اگر موت کی نیند نہ ہو، تو کبھی نہ کبھی ضرور ختم ہوتی ہے، اور ایسا نہیں ہو سکتا کہ سونے والا کبھی نہ جاگے۔ پھر بعضوں کی نیند ایسی ہوجاتی ہے کہ اک ذراسی آواز اُن کو جگا دینے کیلئے کافی ہوتی ہے، بعض کی اُن سے سخت ہوتی ہے تو اُن کے لئے چیخنے اور شور مچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض اُن سے بھی زیادہ غفلت کی نیند سونیوالے ہوتے ہیں تو اُن کو جھنجھوڑنے اور ہلانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اور اگر سونے والے کے جاگ اُٹھنے کے لئے یہ بھی بیکار ہو، تو پھر ایسا تو کبھی بھی نہیں ہو سکتا کہ بھونچال آجائے، آتش فشاں پہاڑ پھٹ اُٹھیں، پہاڑوں کے ٹکرانے کے دھماکوں سے کان کے پردے ریزہ ریزہ ہوجائیں اور پھر بھی نیند کے متوالے آنکھیں نہ کھولیں۔

قانونِ الٰہی

سو یقین کرو کہ خدا کا بھی اپنے بندوں کے ساتھ ایسا ہی حال ہے، اُسکی صدائیں اُٹھتی ہیں تاکہ غفلت کے سرشار آنکھیں کھولیں۔ اگر اس پر بھی وہ کروٹ نہیں لیتے تو ہر طرف سے شوروغل مچنے لگتا ہے تاکہ سونے والوں کی نیند ٹوٹے۔ اگر اس پر بھی نیند نہیں ٹوٹتی تو ہاتھ نمودار ہوتے ہیں اور وہ جھنجھوڑ

اُٹھتی اور میرے روح کی شورش گذر گذر کے لوٹتی ہے۔ میں کچھ عرصہ سے اُس دریا کی مانند جو اُتر گیا ہو، چُپ تھا، لیکن اُس سمندر کی مانند جس کی تہ سے موجیں جوش مار رہی ہوں، پھر آہوں سے بھر گیا ہوں، فریادوں سے معموٗر ہو گیا ہوں، شورشوں سے لبریز ہوں اور دیوانگیوں کے سرجوش سے میرا ساغرِ ضبط چھلک گیا ہے۔

دلِ محزوں کی تڑپ

آج مجھے پھر اُس خاک کی تلاش ہے جس کو اپنے سرد چہرہ پر اُڑا سکوں، پھر اُن کانٹوں کی جستجو ہے جن کو اپنے دل وجگر میں چبھو سکوں۔ میں دیوانوں کا متلاشی ہوں اور مجھے بے چاروں کی بستی کی ضرورت ہے۔ میں ہوشیاری سے اُکتا گیا اور تندرستی نے مجھے عاجز کر دیا۔ آہ، میں چاہتا ہوں کہ جی بھر کے روؤں اور جس قدر چیخ چیخ کے نالہ و فریاد کر سکتا ہوں، کرتا رہوں۔

مہجوروں کی آہ و بکا

میری چیخیں تمہارے عیش و نشاط کو مکدّر کر دیں، میرا نالہ و بکا تمہارے عیش کدوں کو ماتم کدہ بنا دے، میری آہوں سے تمہارے دلوں میں ناسُور پڑ جائیں، میری شورشِ غم سے تمہارے چہروں کی مسکراہٹ معدوم ہو جائے، میں تم کو غم و ماتم سے بھر دوں، میں تم کو درد و حسرت کا پُتلا بنا دوں، تمہاری آنکھیں ندیوں کی طرح بہ جائیں، تمہارا دل تنّور کی طرح بھڑک اُٹھے، تمہاری زبانیں دیوانوں کی طرح چیخ اُٹھیں اور تمہاری غفلتِ عیش اور بے دردئ نشاط کی وہ بستی جو مدّتوں سے برابر آباد چلی آتی ہے، اِس طرح اُجڑ جائے کہ پھر کبھی آباد نہ ہو:

روئے بازارِ مُرادِ امروز عُرفی با منست　　　دیدۂ تر می فروشم دامنِ تر می خرم!

تمہاری آنکھیں اب تک بند ہیں، تمہاری غفلت کا نشہ کسی طرح نہیں اُترتا، اور تمہاری موت کی نیند کسی طرح بھی نہیں ٹوٹتی۔ دُنیا میں انسان کیلئے عقل و بصیرت ہے، عُقلاء کی دانائیاں ہیں، ہادیوں کی ہدایتیں ہیں، واعظوں کے وعظ ہیں، خدا کے مقدس نوشتے ہیں اور رسولوں کی بتلائی ہوئی تعلیمات ہیں، پھر حوادث وتغیرات ہیں، انقلابات وتبدلات ہیں، آثار و علائم ہیں، استنباط و استشہاد ہے، لیکن آہ، وہ قوم جس کی غفلت کے لئے یہ سب کچھ بیکار ہے! نہ تو دُنیا کے گزرے ہوئے واقعات میں اُس کے لئے کوئی اثر ہے، نہ حال کے حوادث وتغیرات میں اُس کے لئے کوئی پیغام ہے، نہ اللہ کے کلام سے ڈرتی اور کانپتی ہے اور نہ بندوں کی ہدایتوں سے عبرت پکڑتی ہے:

مَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ۔ (۶: ۴)	اللہ کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی بھی ایسی نہ آئی جس کو دیکھ کر اُنھوں نے عبرت پکڑی ہو اور غفلت و سرکشی سے باز آگئے ہوں۔

تمرد کی دوسری قسم

بلکہ بسا اوقات ایسا نظر آتا ہے کہ جس قدر عبرت کی صدائیں جگانا چاہتی ہیں، اُتنی ہی اُس کی نیند زیادہ گہری ہوتی جاتی ہے:

وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنَ الْأَنْبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ، حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ۔ (۵۴: ۵)	اور بلاشبہ اُن کے پاس ایسی خبریں آ چکی ہیں جن میں بڑی ہی تنبیہ اور ہوشیاری ہے اور بہت ہی بڑی گہری حکمت و دانائی، پر افسوس کہ حوادث و انقلابات کی یہ ڈراونی ہدایت بھی اُن کی بیداری کے لئے کافی نہ ہوئی!

سبق آموزی از تاریخ عالم

دُنیا میں سب سے پہلے انسان کے آگے تاریخ یعنی

جھنجھوڑ کے اُٹھاتے ہیں کہ صبح آگئی اور آفتاب کی کرنیں دیواروں سے اُتر کر صحنوں اور میدانوں میں پھیل گئیں۔ اب بھی اُٹھ جاؤ اور اُس دن کو اپنے ہاتھ سے نہ کھو دو جو جاکر پھر واپس نہیں آئیگا۔

مُردہ بستی

لیکن آہ، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس جھنجھوڑنے پر بھی آنکھیں نہیں کھُلتیں اور نیند کے متوالے کروٹ نہیں لیتے، تو پھر دھماکے ہوتے ہیں، زلزلے آتے ہیں، زمینیں پھٹنے لگتی ہیں، پہاڑ ایک دوسرے سے ٹکرانے لگتے ہیں اور صداؤں اور آوازوں کی ہولناکیوں سے تمام دُنیا بھر جاتی ہے۔ سو یہ بھی سب کچھ اس لئے ہوتا ہے تاکہ کسی طرح انسان جاگے اور اب بھی آنکھیں کھولدے اگر اس پر بھی آنکھیں نہیں کھُلتیں تو پھر خدا کا فرشتہ پکار اُٹھتا ہے کہ:

اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ ۚ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ۔ (۱۶ : ۲۱)	یہ زندوں کی آبادی نہیں بلکہ مُردوں کی بستی ہے۔ وہ اُٹھنے اور اُٹھائے جانے کی گھڑی سے بالکل غافل پڑے ہیں!

فصل ۳

ذخیرۂ عقل و بصیرت

انسانی سرکشی

پس تنبیہ اور ہوشیاری کی تمام تدبیریں ہو چکیں، اور ایک سوئے ہوئے کو جگانے کے لئے جو کچھ کیا جا سکتا ہے، وہ سب کچھ کیا جا چکا، پر افسوس کہ

تو پھر یہ کیا ہے کہ تم زہر کھا رہے ہو اور اُمیدوار ہو کہ تمہیں زندگی ملے اور تم نے شیروں کے بھٹ کی راہ اختیار کی ہے اور سمجھتے ہو کہ انسانوں کی آبادی میں تم پہنچ جاؤ گے؟

اَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ وَ قَوْمِ اِبْرَاهِيْمَ وَ اَصْحَابِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ؟ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ، فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۔ (۹ : ۷۰)	کیا اُنھوں نے ان لوگوں کا حال نہیں سُنا جو اُن سے پہلے گزر چکے ہیں، مثلاً قوم نوحؑ، عاد، ثمود، قوم ابراہیمؑ، اصحاب مدین، اور وہ لوگ جن کی بستیاں اُلٹ دی گئیں؟ ان سب کے پاس اللہ کے رسول آئے اور راہِ حق کی نشانیاں اُنھیں دکھائیں، لیکن اُنھوں نے بدعملیوں کی راہ اختیار کی اور اُسکی پاداش میں مٹا دئے گئے۔ سو اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا مگر ان بدبختوں نے خود ہی اپنی ہلاکت چاہی!

عبرت آموز حوادث کا تواتر

اگر گزرے ہوئے واقعات و حوادث میں بھی تمہارے لئے کوئی آواز نہیں تو پھر خود تمہاری آنکھوں کے سامنے گزرے ہوئے حوادث و تغیرات ہیں اور اُن کی زبان سب سے زیادہ چیخنے والی اور سب سے زیادہ دلوں کے اندر گھر کر جانے والی ہے:

اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ۔ (۹ : ۱۲۶)	کیا نہیں دیکھتے کہ کوئی برس ایسا نہیں گزرتا کہ ایک بار یا دو بار وہ بلاؤں میں نہ ڈالے جاتے ہوں، پھر بھی انکی غفلت کا یہ حال ہے کہ نہ تو توبہ کرتے ہیں اور نہ مصیبتوں سے نصیحت پکڑتے ہیں:

دُنیا کے گزرے ہوئے واقعات آتے ہیں اور اُنہی سے انسان تجربہ کی دانائی اور بصیرت حاصل کرتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ ہمیشہ ایک ہی طرح کے واقعات ظاہر ہوئے، ایک ہی طرح کے اعلانات کئے گئے، ایک ہی طرح کی حالتیں طاری ہوئیں، اور ایک ہی طرح کے نتیجے نکلے۔ پس تجربہ اور استقراء اُسے بتلا دیتا ہے کہ اب بھی ہمیشہ جب کبھی ویسی حالتیں پیدا ہونگی تو ویسے ہی نتائج نکلیں گے، اور اگر آگ کے شعلوں نے ہمیشہ انسان کے جسم کو دُکھ دیا ہے تو ایسا کبھی نہ ہوگا کہ آگ کے شعلوں میں کُود کر کوئی ٹھنڈک پائے۔

اقوامِ عالم کی شاہراہِ ترقی و تنزل

سو اگر تمہاری نیند سونے والوں کی نیند ہوتی، بے روح لاش کی نیند نہ ہوتی تو تمہارے جاگنے کے لئے تاریخ کی آواز بس کرتی تھی۔ تمہارے آگے نوعِ بشری کی پوری تاریخ موجود ہے، ہزاروں ملکوں اور قوموں کے تجربے موجود ہیں، ہزاروں آثار و اطلال ہیں اور زمین کے صدہا گوشے گزرے ہوؤں کی عمارتوں سے اور مٹے ہوؤں کے کھنڈروں سے رُکے ہوئے ہیں، تو تم ان سب کے پاس جاؤ اور ان سب سے پوچھ دیکھو کہ دُنیا میں کوئی قوم بھی معصیت کرکے زندہ رہی ہے اور انسانوں کا کوئی گروہ بھی خدا سے بھاگ کر بچ سکا ہے؟ کبھی ایسا ہوا ہے کہ خدا کے قانونوں پر چل کر قومیں تباہ ہوئی ہوں اور اُس کے قانون کو توڑ کے انہوں نے خوشحالی اور ہمیشگی پائی ہو؟

یقینی ہلاکت کا ذریعہ

اقوام کو چھوڑ دو اور افراد کو تلاش کرو۔ جب سے زمین بنی ہے، آج تک ایک انسان بھی اس کی گود میں ایسا پلا ہے جس نے غفلت و اعراض کرکے زندگی پائی ہو، اور خدا کے قانونوں کو توڑ کر خوشحالی و مراد حاصل کی ہو؟ اگر ایسا نہیں ہے

ہوئے؟ اب اور کس بات کے منتظر ہو، اور کیا چاہتے ہو کہ آسمان پھٹ جائے اور آفتاب کے پرزے پرزے ہو جائیں اور کرۂ ارضی دُھواں بنکر اُڑ جائے؟

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ؟ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا، فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰاهُمْ ؟

(۴۷ : ۱۸)

پھر کیا یہ لوگ آخری فیصلے کر دینے والی گھڑی کے منتظر ہیں کہ اچانک ان پر آنازل ہو؟ سو اگر اس کا انتظار ہے تو اسکی نشانیاں تو آچکیں، اور جب وہ گھڑی خود آجائیگی تو اُس وقت ان کے لئے کیا ہوگا؟

جلالِ الٰہی کے لقاء کا ذریعہ

آفتاب کو ہمیشہ اس کی کرنوں میں دیکھا جاتا ہے اور دھوئیں کو دیکھ کر مسافر پا لیتا ہے کہ آگ جل رہی ہے۔ اسی طرح خدا کا جلال بھی ہمیشہ اپنی نشانیوں اور آیتوں کے اندر سے دیکھا گیا ہے، اور ہمیشہ اس نے اپنے آفتاب جمال کی چمک بدلیوں کے نقاب میں دکھلائی ہے۔

پس وہ جو ہمیشہ آیا تھا اور جس نے ہمیشہ مغرور و غافل انسان کو ماننے اور قبول کر لینے کے لئے مجبور کر دیا تھا، آج بھی آگیا، اور آنکھیں رکھنے والوں کے لئے اُس نے اپنے چہرے پر سے اچانک نقاب اُلٹ دی۔ پھر اگر اب بھی تم نہیں دیکھتے اور اب بھی تم اس کے آگے جُھکنے کے لئے نہیں گر جاتے، تو شاید تم منتظر ہو کہ وہ انسانوں کی طرح تمہارے سامنے آکھڑا ہو جائے، اور سورج کی کرنوں کے تخت پر بیٹھ کر آسمان سے اس طرح اُتر پڑے کہ تم اپنی انگلیوں سے ٹٹول کر اس کو چھو لو اور اپنے کانوں کو اُس کے منہ سے لگا دو کہ وہ آوازوں اور حرفوں کے اندر بول دے کہ میں خدا اور خدائے تمہارا ہوں، اور جیسا کہ ہمیشہ سے ہوں، اُسی طرح اب بھی موجود ہوں، مجھے مان لو اور مجھ سے انکار

تعذیبِ اُمم کی آخری کڑک

اور اگر وہ تمام حوادث و تغیّرات جن سے تمہاری زندگی کا ہر سال اور ہر ماہ بلکہ ہر طلوع و غروب معمور تھا، تمہارے سمجھنے اور بیدار ہو جانے کے لئے کافی نہ تھے تو آہ، کیا خدائے قدوس کی وہ سب سے آخری کڑک اور اُسکے قانون تعذیبِ اُمم کی وہ سب سے زیادہ کپکپا دینے والی اور عقلوں و ہوشوں کو مبہوت کر دینے والی گرج بھی تمھیں نہیں جگاتی، جس کے زلزلہ انگیز دھماکوں سے پہاڑوں کی چوٹیاں ہل گئیں، اور قریب ہے کہ زمین دھنس جائے اور سمندروں سے مچھلیاں رونے اور ماتم کرنے کے لئے اُبھر آئیں؟

كَلَّا وَالْقَمَرِ، وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ، وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ، إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ، نَذِيرًا لِلْبَشَرِ، لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ۔

(۷۴: ۳۲ تا ۳۷)

بیشک چاند جبکہ نکل آیا، رات جبکہ ختم ہوگئی، اور دن جبکہ روشن ہوگیا کہ یہ حادثہ بڑے بڑے انقلابات میں سے ایک بڑا ہی انقلاب ہے اور غافل انسان کو غفلتوں کے پاداش سے سخت ڈرانے والا ہے، تو تم میں سے جو بڑھنا چاہے اُس کیلئے بڑھنا ہے اور جو پیچھے ہٹنا چاہے اُس کیلئے غافل رہ کر تباہ ہونا!

تمثیلِ قیامت

پھر اگر تم اس لئے نہیں اُٹھتے تھے کہ جبتک زلزلے نہ آئیں گے نہیں اُٹھو گے اور جب تک آتش فشاں پہاڑ نہیں پھٹیں گے آنکھ نہیں کھولو گے، اور جبتک پہاڑوں کی چوٹیوں اور سمندروں کی موجوں کے اندر سے چیخ نہ اُٹھیگی کانوں کو نہیں کھولو گے، تو آہ، یہ کیا ہے کہ زلزلے بھی آ چکے اور تم نے کروٹ نہ لی؟ آتش فشانیوں کی ہولناکیوں سے زمین چیخ اُٹھی، اس پر بھی تم خبردار نہ

گیا ہے تاکہ تڑپے اور بیقرار ہو۔ لیکن وہ سب کچھ تمہارے لئے بیکار ہو گیا ہے، جس کو آنکھ دیکھتی ہے، اور وہ سب آوازیں بے اثر ہو گئی ہیں جو کانوں سے سنائی دیتی ہیں، اور وہ تمام فکریں اور عبرتیں ڈوب گئی ہیں جن سے دل تڑپتے اور روحیں بیقرار ہوتی ہیں۔ پس جو کچھ کیا جائے لاحاصل ہے، اور جو کچھ کہا جائے بیکار ہے۔ آہ، تم غافل ہو گئے ہو، تم پر موت کا پنجہ چل گیا ہے، تم گمراہی کے قبضے میں آ گئے، تمہارے احساس فنا ہو گئے اور تمہارے دل کی دانائی میٹ دی گئی۔

کفالتِ نصیحت آموزی

اگر ایسا نہ ہوتا تو جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے، وہ ایسا تھا کہ اندھے بینا ہو جاتے، لنگڑے چلنے لگتے، گونگوں کی چیخ سے دنیا ہل جاتی اور لولوں کے ہاتھ شیروں کے پنجوں کی طرح طاقتور ہو جاتے۔ آہ، تمہاری غفلت سے بڑھ کر آج تک دنیا میں کوئی اچنبھے کی بات نہ ہوئی، اور تمہاری نیند کی سنگینی کے آگے پتھروں کے دل چھوٹ گئے۔ آہ، تم ایسے نہ تھے، پھر تم اُن لوگوں کی طرح کیوں ہو گئے جن کیلئے خدا کا رسول ماتم کرتا تھا؟

لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا، وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا، وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا، أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ، أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ۔ (۷: ۱۷۹)

اُن کے پاس دل ہیں مگر سوچتے نہیں، اُن کے پاس آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں، اُن کے پاس کان ہیں مگر سُنتے نہیں، وہ مثل چارپایوں کے ہو گئے بلکہ ان سے بھی بدتر، اور یہی ہیں کہ غفلت میں ڈوب گئے ہیں!!

نہ کرو :

قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَ نَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْمَلٰٓئِکَۃُ اَوْ نَرٰی رَبَّنَا ۔

(۲۵ : ۲۱)

اور ان لوگوں نے کہ خدا کے لقا کی اُمید نہیں رکھتے کہا : اگر جو کچھ تم کہتے ہو سچ ہے تو کیوں نہیں ہم پر فرشتے اُتارے گئے اور کیوں ایسا نہ ہُوا کہ ہمارا پروردگار آسمان سے اُتر آتا اور ہم اُسے دیکھ لیتے ؟

اعمالِ صالح کا اختتام

سو اگر واقعی اِسی کے منتظر ہو تو تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ تمہارا انتظار کبھی ختم نہ ہوگا ، یہاں تک کہ خدا کی جگہ اُس کا آخری عذاب اُتریگا اور تم کو دردناکیوں اور سوختنیوں کی بشارت دیگا :

یَوْمَ یَرَوْنَ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَا بُشْرٰی یَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِیْنَ ۔

(۲۵ : ۲۲)

جس دن اللہ کے فرشتے نظر آئینگے تو اُس دن مجرموں کے لئے کوئی بشارت نہ ہوگی کہ وہ صالحوں کی طرح اس کا انتظار کریں ۔

سُنّت اللہ

ہمیشہ ایسا ہی ہُوا ہے اور ہمیشہ اس دن کے منتظر رہنے والوں نے اپنے انتظار کا ایسا ہی جواب پایا ہے :

فَهَلْ یَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَیَّامِ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ۔ (۱۰ : ۱۰۲)

بس کیا یہ لوگ بھی ویسے ہی دنوں کے منتظر ہیں جیسے اُن سے پہلی قوموں پر آ چکے ہیں ؟ اگر ایسا ہی ہے تو کہدو کہ اچھا انتظار کرو ، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں !

نتائجِ غفلت شعاری

آنکھیں دیکھنے کے لئے ہیں ، کان سُننے کے لئے ہیں ، اور دل پہلو میں رکھا

ندامت وخجالت کی حسّ مفقود

پھر اس پر قیامت یہ ہے کہ کسی کو ندامت نہیں، کسی کا سر شرمندگی سے نہیں جھکتا، کسی کے گلے سے توبہ و انابت کی آواز نہیں نکلتی، کسی کی پیشانی میں سجدہ کیلئے بیقراری نہیں، کوئی نہیں جو روٹھے ہوئے کو منانے کیلئے دوڑ جائے اور کوئی نہیں جو اپنی بدحالیوں اور ہلاکتوں پر پھوٹ پھوٹ کر آہ وزاری کرے!

وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ (۲۳ : ۷۶)	ہم نے اُنہیں عذاب کی تکلیفوں میں مبتلا بھی کر دیا پھر بھی اپنے خدا کے آگے نہ جھکے اور اُن میں شکستگی اور عاجزی پیدا نہ ہوئی۔

نشۂ غفلت کی مضبوطی و سحر کاری

آہ، میں کیا کروں، اور کہاں جاؤں اور کس طرح تمہارے دلوں کے اندر اُتر جاؤں، اور یہ کس طرح ہو کہ تمہاری رُوحیں پلٹ جائیں، اور تمہاری غفلت مر جائے؟ یہ کیا ہو گیا ہے کہ تم پاگلوں سے بھی بدتر ہو گئے ہو اور شراب کے متوالے تم سے زیادہ عقلمند ہیں۔ تم کیوں اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہو اور کیوں تمہاری عقلوں پر ایسا طاعون چھا گیا ہے کہ سب کچھ کہتے ہو، سمجھتے ہو، پر نہ تو راستبازی کی راہ تمہارے آگے کھلتی ہے اور نہ گمراہیوں کے نقشِ قدم کو چھوڑتے ہو:

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ؕ (۴۷ : ۲۵)	کیا یہ لوگ قرآن کی آیتوں پر غور نہیں کرتے یا ایسا ہُوا ہے کہ اُنکے دلوں پر قفل چڑھ گئے ہیں؟

کیا تم وہ ہو جن کے لئے کہا گیا ہے کہ:

وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا۔ (۱۷ : ۴۶)	اور اُن کے دلوں پر ہم نے پردے ڈال دئے ہیں کہ فکر کی آنکھ بیکار ہو گئی اور ان کے کان بہرے ہو گئے ہیں!

فصل ۴

معصیت کی ہلاکت آفرینی

عشقِ الٰہی سے انحراف

آہ، کوئی نہیں، سب گمراہ ہو گئے، سب نکمّے نکلے، سب غافل ہو گئے، سب پر نیند کی موت چھا گئی، سب نے ایک ہی طرح کی ہلاکت پی لی، سب ایک ہی طرح کی تباہیوں پر ٹوٹے، سب نے خدا کو چھوڑ دیا، سب نے اُس کے عشق سے منہ موڑ لیا، سب نے اُس کے رشتہ کو بٹہ لگا دیا، سب غیروں کے ہو گئے، سب نے غیروں کی چوکھٹوں کی گرد چاٹی اور سب نے ایک ساتھ مل کر گندگیوں اور ناپاکیوں سے پیار کیا!

ضلالت اور بے وفائی کا عہد

آہ، سب نے عہد باندھا کہ ہم ایک ہی وقت میں گمراہ ہو جائینگے اور سب نے قسم کھالی ہے کہ ہم ایک ہی وقت میں خدا کی پکار سے بھاگیں گے! آہ، سب اس سے بھاگ گئے، سب نے اس سے غول در غول بن کر بے وفائی کی! کوئی نہیں جو اُس کے لئے روئے، کوئی نہیں جو اُس کے عشق میں آہ و نالہ کرے۔ اُس کی محبت کی بستیاں اُجڑ گئیں، اُس کے عشق اور پیار کے گھرانے مٹ گئے، اس کے گلہ کا کوئی رکھوالا نہ رہا، اور اُس کے کھیتوں کی حفاظت کے لئے کوئی آنکھ نہ جاگی! سب شیطان کے پیچھے دوڑے، سب نے ابلیس کے ساتھ عاشقی کی اور سب نے بدکار عورتوں کی طرح اپنی آشنائی کے لئے اُسے پکارا!!!

سفرِ عمل کا پہلا قدم

تم جب تک اس پہلی منزل سے نہ گزروگے، اُس وقت تک خدا کا قہر تم سے ٹھنڈا نہ ہوگا، اور تم کبھی مراد اور خوشحالی نہ پاؤ گے۔ تمہارے سفرِ عمل کا پہلا قدم یہ ہے کہ توبہ کرو۔ اپنی تمام قوتوں اور تمام طاقتوں کے ساتھ خدا کے آگے جھک جاؤ، اُس کی سرکشی اور بغاوت چھوڑ دو، اُس کے عشق اور محبت کو اس قدر پیو، کہ بدمست ہو جاؤ، اور اُس کے آگے اس طرح گرو اور اس طرح روؤ اور اس قدر تڑپو کہ اُسے تم پر پیار آجائے اور وہ تمہیں پہلے کی طرح پھر اپنی گود میں اُٹھا لے، اور سب کچھ تمہیں کو دیدے، جس طرح کہ سب کچھ تمہیں کو اُس نے بخشدیا تھا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔

(۸ : ۲۹)

مسلمانو! اگر تم اللہ سے ڈرنے والے ہو جاؤ، تو اللہ تمام دُنیا میں تمہارے لئے ایک امتیاز اور سربلندی پیدا کر دیگا، نیز تمہاری تمام برائیوں کو دُور کر دیگا اور تمہیں بخش دیگا، تم اس کے آگے کیوں نہیں جھک جاتے؟ وہ تو بڑا ہی فضل کرنے والا ہے۔

عبرت از ما فات

تم نے غفلت کو خوب آزما لیا، تم نے نافرمانیوں کی صدیوں تک کڑواہٹ چکھ لی، تم نے گناہ اور معصیت کے پھل سے اچھی طرح اپنے دامن بھر لئے، تم نے دیکھ لیا کہ ایک خدا کی چوکھٹ سے تم نے سرکشی کی اور کس طرح ساری دُنیا تم سے سرکش ہو گئی، اور ایک اُس کے روٹھنے سے کس طرح تمام دُنیا تم سے رُوٹھ گئی؟ پس مان جاؤ اور اب بھی باز آجاؤ۔ گناہوں کو آزما چکے، آؤ تقویٰ اور راستبازی کو بھی آزما لیں۔ سرکشیوں کو چکھ چکے، آؤ اطاعت کا بھی مزہ دیکھ لیں۔

مضیٰ ما مضیٰ

غیروں سے رشتہ جوڑ کر تجربہ کر چکے، آؤ اُسی ایک سے پھر کیوں نہ

قانونِ الٰہی اٹل ہے

آہ، تم کو معلوم ہے کہ خدا کا قانون کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور اس کی سنت اللہ کبھی انسانوں کی کسی بھیڑ کے لئے بدل نہ جائیگی۔ اس کا یہ قانون ہے کہ آگ جلاتی ہے اور زہر کھانے سے آدمی مرجاتا ہے اور اسی طرح غفلت و معصیت ہلاکت لاتی ہے اور خدا کی نافرمانیوں سے عذابوں اور دردناکیوں کا ظہور ہوتا ہے۔ ہمیشہ ایسا ہی ہوا ہے اب بھی ایسا ہی ہو رہا ہے اور آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا:

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا۔ (۳۳ : ۶۲)	یہ اللہ کا قانون ہے جس کے مطابق تمام گزری ہوئی قوموں سے سلوک ہوا اور اللہ کے قانون میں تم کبھی تبدیلی نہ پاؤ گے۔

فصل

راہِ نجات

آخری بات

پس میں آج سب کچھ چھوڑ کے تم سے ایک ہی آخری بات کہنی چاہتا ہوں، اور یقین کرو کہ اس کے سوا جو کچھ کہا جاتا ہے اگر وہ اس بات کیلئے نہیں کہا جاتا تو سب کچھ بیکار ہے اور اس میں تمہارے لئے کوئی برکت و امن نہیں۔ سو یاد رکھو، اور ماننے کیلئے جھک جاؤ کہ تمہاری زندگی کا ہر عمل بیکار ہے اور تمہارے فکروں کی ہر فکر گمراہی و ضلالت ہے۔ تمہارے لئے صرف ایک ہی راہِ نجات ہے اور بغیر اس کے کسی طرح چھٹکارا نہیں۔

تمہیں بدلہ دیگا؟ فآہ، آہ، ثم آہ، علیٰ ما فرطتم فی جنب اللہ!

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اٰلِھَۃً ؟ قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ ۔ (۲۱ : ۲۴)

پھر کیا اُن لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا معبود بنالیا ہے؟ اگر ایسا ہی ہے تو اُن سے کہو کہ اپنی دلیل پیش کریں کہ وہ کونسی حقیقت ہے جس نے اُن کی نظروں میں دوسروں کو معبود بنا دیا ہے؟

احتیاج انسانی کا کمال

پھر کیا تم بالکل اُس سے بے نیاز ہو گئے ہو اور اب تمہیں خدا کے آگے جھکنے کی کوئی ضرورت نہیں رہی؟ کیا تم کبھی بیمار نہ پڑو گے جبکہ طبیب مایوسی کا پیام دیگا اور عزیز و اقربا دیکھ دیکھ کر نا اُمیدی سے روئینگے، اور کیا اُس وقت تمہیں خدا کو پکارنے اور ہر طرف سے مایوس ہو کر اُسی سے راحت اور سُکھ مانگنے کی ضرورت نہ ہوگی؟

کَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ وَ قِیْلَ مَنْ رَاقٍ، وَّظَنَّ اَنَّہُ الْفِرَاقُ، وَ الْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ، اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذِنِ الْمَسَاقُ، فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی، وَ لٰکِنْ کَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ۔

(۷۵ : ۲۶ تا ۳۲)

ہاں، جب وہ گھڑی آئے کہ جان بدن سے کھنچکر گردن کی ہنسلی تک آ پہنچے اور دیکھنے والے بول اُٹھیں کہ اس کا علاج کرنے والا کون ہے؟ اور بیمار خیال کرلے کہ اب کوچ کا وقت آگیا، اور اُس کے درد اور بے چینی کا یہ عالم ہو کہ ایک پنڈلی دوسری پنڈلی پر پٹکنے لگے، سو یہ وُہ وقت ہوگا کہ اللہ ہی کی طرف انسان کا کوچ ہوگا۔ پھر بتلاؤ کہ اُس وقت اُس بدبخت کا کیا حال ہوگا جس نے نہ تو کبھی خدا کے حکم کو مانا اور نہ کبھی اُس کے آگے، عبادت کے لئے جھکا، بلکہ ہمیشہ سچائیوں کو جُھٹلایا اور حکموں سے مُنہ موڑا۔

جُڑ جائیں، جس سے کٹ کر ذلتوں اور خواریوں، ٹھوکروں اور راندگیوں کے سوا کچھ بھی ہاتھ نہ آیا:

اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ اِلَی اللّٰهِ وَیَسْتَغْفِرُوْنَهٗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

(۵ : ۷۴)

پھر کیا ہے کہ اب بھی تم اللہ کے آگے نہیں جھکتے اور توبہ واستغفار نہیں کرتے، حالانکہ اللہ تو بڑا ہی بخش دینے والا اور بڑا ہی رحمت فرما ہے!

فصل ۶

حقائقِ معبودیت

اسباب وذرائع کشش

تمہارے خدا نے تمہارے ساتھ کونسی بُرائی کی تھی کہ تم نے اُسے چھوڑ دیا، اور اُسے چھوڑ کے کونسی دولت ونعمت ہے جو تمہیں ہاتھ آگئی؟ خدا سے بڑھ کے وہ اَور کون حسین ہے جس کے حسن نے تم کو خدا سے چھین لیا، اور اُس سے بڑھ کر کس کے پاس محبت اور پیار ہے جس کی زنجیریں تمہارے پاؤں میں پڑگئیں؟ تم غیروں کے پاس جاتے ہو تاکہ ٹھوکریں کھاؤ، پر خدا کے پاس نہیں دوڑتے تاکہ وہ تمہیں پیار کرے؟

کمالِ الوہیتِ الٰہی

اگر تم محبت کے بھوکے ہو تو "الرحمٰن الرّحیم" سے بڑھ کر اَور کون ہے جس کے عشق میں اُسے چھوڑ رہے ہو؟ اگر تم رزق کے بھوکے ہو تو "ربّ العالمین" سے بڑھ کر اَور کون ہے جس کے خزانوں کے لالچ نے تم کو متوالا کر دیا ہے؟ اگر تم اپنی محنت کی مزدوری مانگتے ہو تو "مالکِ یوم الدّین" سے بڑھ کر اَور کون مل گیا ہے جو

L7387

صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ - (۱۰۷ : ۴)

اپنی نمازیں کیا کرتے ہیں!

وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا - (۴ : ۱۴۲)

اور جب یہ نماز گزار نے کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو کاہلی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں محض لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھتے ہیں اور اللہ کا ذکر نہیں کرتے، مگر برائے نام۔

فصل

کارسازِ حقیقی کی بے نیازی

انتباہ

بہت ہو چکا، اب بھی چھوڑ دو، آہ، بہت سو چکے اب بھی چونک اُٹھو، بہت گم ہو چکے اب بھی اپنے کو پا لو۔ خدا نے تم کو وہ مہلت دی ہے جس سے بڑھ کر آج تک زمین کی کسی مخلوق کو بھی مہلت نہ دی گئی، پھر نہ ہو کہ وہ تم سے اپنا رشتہ کاٹ لے اور تمہاری جگہ کسی اور کو اپنی چاہتوں کی شہنشاہی اور اپنی محبّت کا تاج و تخت دے دے جیسا کہ اس نے ہمیشہ کیا ہے:

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ - (۶ : ۱۳۴)

اور تمہارا پروردگار بے پرواہ اور فیّاض ہے۔ اگر وہ چاہیگا تو تم سے اپنا رشتہ کاٹ لیگا اور تمہارے بعد کسی دوسری جماعت کو کھڑا کر دیگا جس طرح کہ خود تم کو دوسروں میں سے اُس نے منتخب کیا تھا!

اللہ غنی ہے، محتاج نہیں

اگر تم کو اپنا مال و متاع خدا سے زیادہ محبوب ہے کہ اُسے نہ دو گے اور اپنی جانوں کو اُسکی محبت سے بھی زیادہ پیارا سمجھتے ہو کہ اُس کے لئے دُکھ میں نہ ڈالو گے، اور اگر تمہارے دلوں کی آہیں، تمہارے جگر کی ٹیس اور تمہاری آنکھوں کے آنسو اب

فصل
کُفرانِ نعمت

بے جا مصرف

اگر تم کو آنکھیں دی گئی تھیں تو اس لئے تاکہ تم اُس کو دیکھو، اگر تم کو دل دیا گیا تھا تو اس لئے تاکہ صرف اُسی کو پیار کرو، اگر تم کو آنسو دئے گئے تھے تو اس لئے تاکہ صرف اُسی کی یاد میں بہاؤ، اور اگر تمہاری پیشانی بُلند کی گئی تھی تو اسی لئے تاکہ اُس کے آگے جُھکاؤ، پر آہ، تمہاری زبانیں اُس کی حمد کے زمزموں سے محروم ہوگئیں، تمہارے دل اُس کی محبت کے نہ ہونے سے اُجڑ گئے، تمہاری روحوں میں اُس کی چاہت کی جگہ غیروں کی چاہتیں بھر گئیں، تمہارے قدم اُس کی طرف بڑھنے سے بوجھل ہوگئے اور تمہاری آنکھوں میں اُس کے عشق کے درد و غم کے لئے ایک قطرۂ اشک بھی نہ رہا!

مغزِ عمل کا فقدان

تمہاری مسجدیں تڑپ رہی ہیں کہ راستبازوں کی تڑپتی ہوئی اور مضطرب نمازیں اُن کو نصیب ہوں، مگر حیوانوں اور چارپایوں کے کھڑے رہنے اور اوندھے ہو جانے کے سوا وہاں اور کچھ نہیں ہوتا۔ حالانکہ تمہارا خدا تمہارے کھڑے رہنے اور اوندھے گر پڑنے کا بھوکا نہیں، اور اگر صرف پاؤں کو کھڑا رکھنا ہی عبادت ہوتا تو جنگلوں کے درختوں سے زیادہ تم کھڑے نہیں رہ سکتے:

فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ الَّذِیۡنَ هُمۡ عَنۡ | اُن نمازیوں پر افسوس ہے جنھیں یہ خبر نہیں کہ ہم

مطبوعات الهلال بک ایجنسی

بسلسلہ اشاعت و ترویج

(۱) **افسانۂ ہجر و وصال**۔ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ قیمت ۴ر

(۲) **حقیقت الصلوٰۃ**۔ نماز جیسے اہم دینی فرض، جس کی پابندی میں ہر مسلم کو دن میں پانچ مرتبہ خدائے بزرگ و توانا کے دربار میں حضوری کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ اس کی حقیقت منکشف کرنے کے لئے بس مولانا ابوالکلام آزاد ہی کا خامۂ گوہر ریز لبس کرتا ہے۔ قیمت ۴ر

(۳) **ایلا و تخییر**۔ حضرت مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنے مخصوص انداز میں واقعۂ ایلاء (رسول اللہ صلعم کا اپنی ازواج مطہرات سے ایک ماہ تک علیحدگی اختیار کرنا)، واقعہ تخییر (ایک ماہ تک وحی الٰہی کا بند ہونا) اور سورۂ تحریم کی تفسیر بیان فرمائی ہے۔ یہ کتاب تفسیر، حدیث اور تاریخ کی ایک نفیس مشترک بحث ہے معترضین کے لئے جواب مسکت ہے۔ قیمت ۸ر

(۴) **الحرب فی القرآن**۔ جنگ کے متعلق مختلف ارباب خیال کی مختلف رائیں رہی ہیں۔ ایک طبقہ نے اسے از سرتاپا شر سمجھا، اس لئے کہ اس میں تباہی، بربادی اور نوع کشی کے سوا کچھ نہیں ہوتا اور حقیقت یہ ہے کہ ان چیزوں سے بڑھ کر کائنات انسانیت کیلئے کوئی لعنت بھی نہیں ہو سکتی۔ دوسرا طبقہ اسے نوع بشر میں مردانگی ہمت، جرأت، دلیری اور اسی قسم کے دوسرے اخلاق فاضلہ کی تخلیق، تربیت اور پرورش کیلئے ضروری قرار دیتا ہے۔ لیکن جنگ شر ہو یا خیر، نیکی ہو یا بدی، اس سے غالباً کسی کو انکار نہیں کہ دنیا میں جنگ کا وجود ابتدا سے چلا آیا ہے اور آخر تک چلا جائیگا۔ حضرت مولانا ابوالکلام آزاد نے نہایت شرح و بسط کے ساتھ قرآن حکیم سے اس کی حقیقت واضح کردی ہے، اور دکھلادیا ہے کہ جاہلیت میں لوگ جنگ کو کیا سمجھتے تھے؟ اور انہوں نے اس کا کیسا نمونہ پیش کیا؟ اور پھر اسلام نے آکر اس کے تمام نقائص و مفاسد کو مٹا کر کس طرح اسے ناگزیر مواقع پر کس درجہ کم مضرت رساں بنادیا ہے؟ مبحث حرب پر قرآنی نقطۂ خیال سے یہ کتاب نہایت بے نظیر مرقع ہے۔ قیمت ۱۰ر

(۵) **اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان**۔ دنیا میں دو مختلف قوتیں ہیں: خیر و شر، حق و باطل اور نور و ظلمت۔ عوام کو ان کی تمیز میں اکثر دھوکا ہوتا ہے۔ حضرت مولانا ابوالکلام آزاد نے اس کتاب میں ان ہر دو متضاد قوتوں کے خصائص و اعمال اور ان اعمال کے نتائج و عواقب کی حقیقت پر ایک تفصیلی بحث فرمائی ہے اور خالص قرآنی آیات کو بطور ثبوت پیش کرکے ان کی جامع تفسیر بیان کی ہے، جس کے دیکھنے کے بعد اللہ کے دوستوں اور شیطان لعین کے دوستوں کی شناخت ہو جاتی ہے۔ طبع ثانی میں اس کتاب کو ابواب و فصول پر تقسیم کرکے استفادہ کے حلقہ کو اور بھی عام فہم کر دیا ہے۔ قیمت ۸ر

علاوہ ازیں بکثرت نئی کتب میں زیر طباعت ہیں۔ آپ مستقلاً اس سلسلہ میں اپنا نام درج رجسٹر کرالیں تاکہ ہر کتاب چھپتے ہی آپ کو پہنچ جائے۔

مطابع غیر کی مطبوعات: تذکرہ مولانا ابوالکلام آزاد مجلد ۱۲ع۔ رہنمائے حریت ۵ر۔ تفسیر سورہ التین ۲ر۔ مکمل بیان ۴ر۔ عزیمت و دعوت ۲ر۔ ترجمان القرآن جلد اول ۴ع۔ دوم ۴ع۔ رمضان ۲ر۔ عیدالضحیٰ ۳ر

الهلال۔ بسلسلہ جدید یعنی ۱۹۲۷ء کی مکمل فائل۔ قیمت دس روپے (۱۰ع)۔ اسلام اور نیشلزم ۶ر

الهلال۔ قدیم و جدید کے بعض متفرق پرچے بھی دُگنی قیمت پر مہیا ہو سکتے ہیں۔

مینیجر الهلال بک ایجنسی فاروق گنج بیرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

اُس کے لئے نہیں رہے ہیں بلکہ دوسروں کا مال ہو گئے ہیں، تو یقین کرو کہ وہ بھی تمہارا محتاج نہیں ہے اور اُس کی کائنات انسانوں سے بھری پڑی ہے۔

اعلائے کلمۃ اللہ کی سعادت

وہ اگر چاہیگا تو اپنے کلمۂ حق کی خدمت کے لئے درختوں کو چلا دے گا، پہاڑوں کو متحرک کر دیگا، کنکروں اور خاک کے ذرّوں کے اندر سے صدائیں اُٹھنے لگینگی؛ پر وہ فاسق اور نافرمان انسانوں سے کبھی بھی کام نہ لیگا اور اپنے پاک کام کی عزت کو ناپاکوں کی گندگی سے کبھی آلودہ نہ ہونے دیگا۔ اور پھر تم مانو یا نہ مانو، مگر میں نے سچ مچ دیکھا کہ جب تمہارے اندر سے اُس کی پکار کو جواب نہ ملا تو وہ دوسروں کو پیار اور محبت کے ہاتھوں سے اشارہ کر رہا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ۔

(۵ : ۵۴)

اے مسلمانو! تم میں سے جو شخص دینِ حق کی راہ سے پھر جائیگا، سو اُسے یقین کرنا چاہیئے کہ خدا اپنے کلمۂ حق کیلئے اُس کا محتاج نہیں ہے۔ قریب ہے کہ وہ ایک دوسری قوم کو نمایاں کرے جو اللہ کو چاہنے والی ہوگی اور اللہ اُسے پیار کریگا۔ وہ مومنوں کے آگے نہایت عاجز و نرم ہونگے، پر دُشمنانِ حق کے لئے نہایت مغرور و سرکش، اللہ کی راہ میں بیخوف مجاہد ہونگے، اور کسی الزام دینے والے کے الزام کی پرواہ نہ کرینگے۔ یہ اللہ کا بڑا ہی فضل ہے جس کو چاہے اپنے فضل کیلئے چُن لے؛ وہ اپنے فضل میں بڑی ہی وسعت رکھنے والا اور سب کا حال جاننے والا ہے۔

مطبوعہ مسلم پرنٹنگ پریس لاہور
باہتمام مولانا عبدالمجید سالک پرنٹر

کتبہ حکیم محمد حسین خوشنویس

[illegible]لال بک ایجنسی کا نادر سلسلہ تراجم

دینی علوم کے بیش بہا جواہر ریزے

اس سلسلہ میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ، ابن قیم رضی اللہ عنہما اور اسی سکول کے دوسرے جلیل القدر [illegible]
[illegible]نفین کی اُن اعلیٰ، نادر اور بلند پایہ عربی تصانیف کے اردو تراجم اس ایجنسی کے پیش نظر ہیں جن کا مطالعہ
[illegible]ح عقایدِ اسلام اور اخذ و فہم حقیقتِ اسلامیہ کے لئے نہایت ضروری و ناگزیر ہے اور بالخصوص دورِ حاضرہ
[illegible]سد علم و عمل کے ازالہ کیلئے بیحد مفید و مؤثر ہے۔ اس سلسلہ کی خصوصیتِ امتیازی یہ ہے کہ جو کچھ بھی سپرد قلم
[illegible]ہے، از سرتا پا کتاب و سنت اور ائمہ اربعہ کے اقوال و آراء سے ماخوذ ہے۔ اس وقت تک مندرجہ
[illegible] کتابیں مشتاقانِ علوم اسلامیہ کے ہاتھوں میں پہنچ چکی ہیں :-

العروۃ الوثقیٰ۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کے رسالہ "الواسطہ بین الخلق والحق" کا اُردو ترجمہ
اصحاب صُفّہ " " کے اسی نام کے رسالہ کا "
کتاب الوسیلہ " " کے کتاب "التوسل والوسیلہ" کا "
خلاف الامہ " " کے اسی نام کے رسالہ کا "
تفسیر سورۃ الکوثر " " " " " "
تفسیر آیت کریمہ " " " " " "
ائمہ اسلام " " کی کتاب "رفع الملام عن ائمۃ الاعلام" کا "
ولی اللہ " " " "اتباع الرسول بصحیح العقول" کا "
فتویٰ شرک شکن " " کے عربی رسالہ کا "
اسلامی تصوف۔ شیخ الاسلام امام ابن قیمؒ کی کتاب "طریق الہجرتین" کا "
تفسیر المعوذتین " " اسی نام کی کتاب کا "
اسوۂ حسنہ " " کی معرکۃ الآرا کتاب "زاد المعاد" کے خلاصہ "ہدی الرسول" کا اُردو ترجمہ
نجد و حجاز۔ علامہ رشید رضا مصری کی کتاب "الوہابیون والحجاز" کا اُردو ترجمہ
علاوہ ازیں اکثر کتابوں کے تراجم پایۂ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں۔ اور متعدد زیر غور ہیں۔

تفسیر سورہ اخلاص ۱۲/	عقیدۃ الواسطیہ ۶/	بندگی ۶/	درجات یقین ۲/
وصیۃ الکبریٰ ۸/	وصیۃ الصغریٰ ۲/	زیارت القبور ۹/	
تفسیر سورہ فلق والناس ۹/	قوالی ۶/	الجفا والوفا ۱۲/	کتاب الروح ۱۴/
سبیل النجات ۱۲/	کتاب التقدیر ۱۲/	حسین و یزید ۵/	صداقت الرسول ۴/
مجذوب ۴/	مناظرہ ابن تیمیہ ۵/	کرامات ۴/	گمراہ صوفی از ابن جوزیؒ

ناظم الھلال بک ایجنسی۔ فاروق گنج۔ بیرون شیرانوالہ دروازہ لاہور